جناب فدا محمد صاحب ۔ پشاور
اسسٹنٹ پروفیسر چیئرمین شعبہ لائبریری

اسلامی کتب خانے، ماضی وحال

شہرہ آفاق مصنف ریاضی دان اور فلاسفر رسل لارڈ برٹرانڈ (RUSSELL LORD BERTRAND) المتوفی 1970ء نے مشرق و مغرب میں اقتدار کے توازن اور تبادلے پر ایک تاریخی مقالہ سپرد قلم کیا تھا۔ یہ مقالہ آنجہانی کے مضامین میں ایک علمی شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مقالے میں تاریخی شواہد کے حوالے سے مشرق اور مغرب کی تہذیب و تمدن ان کے عہد بہ عہد عروج و زوال پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔ وادی دجلہ وفرات میسوپوٹیمیا (قدیم عراق) سے ابھرنے والی بابلی، اشوری اور کلدانی تہذیبوں نے سب سے پہلے مشرق ہی سے جنم لیا اور عرصہ دراز تک اہل مغرب پران کی برتری چھائی رہی۔ اس کے بعد اقتدار کا پلڑا اہل یونان کے ہاتھ رہا اور یہ سلسلہ اہل روما کے زوال تک باقی رہا۔ مغرب کا یہ دورِ عروج تقریباً" آٹھ سو سال کے عرصے پر محیط ہے۔ اہل روما کے زوال کے ساتھ مغرب کی تہذیب ایک دفعہ پھر اندھیروں میں گم ہو جاتی ہے۔ اقتدار، تہذیب و تمدن کا نیا آفتاب عرب کے ریگزاروں سے ابھرتا دکھائی دیتا ہے۔ وادی حجاز سے ابھرنے والی اس بے مثال تہذیب نے آگے چل کر یورپ کے نشاۃ الثانیہ (RENAISSANCE) کی بنیاد رکھی چودھویں صدی عیسوی تک سوائے مسلم سپین کے یورپ کا بیشتر حصہ جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

اس مختصر تاریخی جائزے کے بعد انسانی تہذیب وثقافت کے اس بنیادی ستون کا ذکر کیا جاتا ہے جس پر پوری انسانیت کی اعلیٰ قدروں کا ڈھانچہ استوار ہے۔ یہ بنیادی ستون تحریر اور اس کو محفوظ کرنے والے ادارے ہیں۔ اور یہی وہ ادارے ہیں جنہیں کتب خانوں کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں شروع ہی سے کتب خانے بڑا اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ اسلامی تمدن کے ماضی میں ہمیں سب سے پہلے مسجد نبوی علم کا بہت بڑا مرکز نظر آتا ہے۔ خود آنحضرت ؐ کے دور میں خلفائے راشدین رض اور دیگر مختلف ادوار میں مسجد نبوی ؐ عالم اسلام میں درس وتدریس کا مثالی اور سب سے بڑا ادارہ رہا ہے۔

کتب خانوں کی باقاعدہ تشکیل ہمیں بنوامیہ کے زمانے میں نظر آتی ہے۔ آٹھویں صدی عیسوی

کے شروع ہی میں دمشق میں کاغذ تیار ہونا شروع ہوگیا تھا۔ کاغذ ہی نے کتاب کو موجودہ ہیئت بخشی مٹی کی تختیاں، پیپرس ڈِپ تخ اور کوڈیکس کے بعد کتاب اپنی موجودہ صورت میں سامنے آتی ہے۔ اسلامی دورِ حکومت کی پہلی باقاعدہ اور منظم لائبریری دمشق میں قائم کی گئی تھی۔ بنو امیہ کے بعد عباسی خلفاء نے کتب خانوں کے قیام کی طرف بھرپور توجہ دی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بقول برٹرانڈ رسل اقتدار کا توازن مشرق کے ہاتھ میں تھا۔ اور خود مغرب کا بیشتر حصہ جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہا تھا۔ ۷۵۰ء سے ۱۲۵۸ء تک کا زمانہ خلفائے عباسیہ کا زمانہ ہے۔ کتب خانوں کے ضمن میں اس دور کی کتابی سرگرمیوں میں کتابوں کی دکانوں کا ذکر بڑا اہم ہے۔ اس قسم کے بازار بغداد اور نواح میں کتابوں اور کاغذ کے کاروبار کے لیے مخصوص ہوا کرتے تھے۔ انہیں سوق الوراقین کہا جاتا تھا اس قسم کے بازاروں میں علماء جمع ہوا کرتے تھے۔ ان بازاروں کا کاروبار زیادہ تر علماء ہی کے ہاتھوں میں تھا۔ ان ہی میں ایک جلیل القدر نام ابوالفرج محمد بن ابویعقوب اسحاق الوراق بغدادی المعروف بہ ابن ندیم کا بھی تھا جن کی الفہرست آج بھی کتابیات میں کلاسیک کا درجہ رکھتی ہے۔
مدرسہ نظامیہ اور اس سے ملحقہ لائبریری پر لاکھوں دینار سالانہ صرف کیے جاتے تھے۔ اسی طرح خزینۃ المدارس المستنصریہ کے کتب خانے کی بنیاد خود خلیفہ المستنصر باللہ (۱۲۲۶ء-۱۲۴۲ء) نے رکھی بیت الحکمت کے ساتھ وابستہ کتب خانہ کتب خانوں کی تاریخ میں ایک بے مثال لائبریری تھی اس کتب خانے کے بارے میں ایک نامور محقق ڈاکٹر احمد شلبی نے آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے میں (برائے کیمبرج یونیورسٹی) ایک عالمانہ تحقیق شامل کی ہے یہ تحقیق بعد میں اس موضوع پر لکھنے والوں کے لیے ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ بیت الحکمت اور اس سے وابستہ کتب خانے کی بنیاد خلفائے عباسیہ کے نامور حکمران ہارون الرشید نے رکھی تھی۔ یہ پہلا عوامی کتب خانہ تھا جس میں کتب کا مجموعہ دس لاکھ سے تجاوز کر گیا تھا۔ عباسی سلطنت میں نجی کتب خانے بھی بہت بڑی تعداد میں موجود تھے۔ صاحبِ ثروت شہری اپنے گھروں میں لائبریری کے قیام کو اپنے لیے عزت و احتشام سمجھتے تھے۔
اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں خانقاہی کتب خانوں کا کردار بھی بڑا اہم رہا ہے۔ جہاں سے علمائے کرام، مشائخ اور صوفیائے کرام نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ضیا پاشیاں کیں۔ یہ خانقاہی کتب خانے مغرب کے قرونِ وسطیٰ کے خانقاہی کتب خانوں سے بالکل مختلف تھے۔ یورپ کے خانقاہی کتب خانے رہبانیت کا درس دیتے تھے جبکہ اسلامی خانقاہی کتب خانے

دین و دنیا دونوں کی بھلائی کا پیغام دیتے تھے۔

مصر کے فاطمی حکمرانوں نے عالیشان مدرسے قائم کرنے کے ساتھ ساتھ کتب خانوں کے قیام کی طرف بھی پوری دلچسپی سے توجہ دی۔ فاطمی خلیفہ عزیز بہ دین اللہ (۹۷۵ء) نے خزینۃ المقصود کے نام سے ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا بعد میں جس میں کتب کا مجموعہ ۱۶ لاکھ سے تجاوز کر گیا تھا قاہرہ کا دار العلم بھی فاطمی دور کی ایک مشہور لائبریری تھی۔ جامعۃ الازہر اور اس کے ساتھ قائم کردہ کتب خانہ بھی اس عظیم الشان دور کی یادگار ہے۔ یہاں صرف ماضی کے کتب خانوں کا ذکر ہی صرف مدعا نہیں بلکہ حال کے اسلامی کتب خانوں کے بارے میں بھی حتی المقدور کچھ کہنا ہے۔ اس لیے اختصار کا راستہ اپناتے ہوئے ماضی کی کچھ اور اہم لائبریریوں کا اشارۃً ذکر کیا جاتا ہے۔ ماضی کے چند اور مشہور اسلامی کتب خانے یہ ہیں۔

۱۔ مدینہ منورہ میں سلطان محمود کا کتب خانہ۔

۲۔ مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام عارف کا کتب خانہ۔

۳۔ ٹریپولی (شام) میں بنو عمار کے کتب خانے۔

۴۔ بخارا میں نوح بن منصور کا کتب خانہ۔

۵۔ غزنی (افغانستان) میں سلطان محمود غزنویؒ کا کتب خانہ۔

۶۔ مشہد مقدس (ایران) میں امام رضاؓ کا کتب خانہ۔

۷۔ اسلامی سپین میں خلیفہ الحکم الثانی کا کتب خانہ۔

ہندوستان سلاطین دہلی کے عہد میں غیاث الدین بلبن کا کتب خانہ شاہان مغلیہ اور اودھ کے کتب خانوں پر ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے۔

جدید عالم اسلام میں کتب خانے روبہ ترقی ہیں۔ ترقی پذیر ممالک کی طرح عالم اسلام کے بیشتر ممالک بھی مختلف میدانوں میں آگے بڑھنے کی سعی کر رہے ہیں۔ مملکت خداداد پاکستان۔ انڈونیشیا بنگلہ دیش۔ ایران۔ مصر۔ سعودی عرب اور دیگر تمام اسلامی ممالک میں کتب خانوں کی تنظیم و ترتیب کے لیے جدید ٹیکنالوجی کو اپنایا جا رہا ہے۔ قدیم اسلامی کتب خانے اب صرف تاریخ کے صفحات پر باقی رہ گئے ہیں۔ تاہم عالم اسلام اپنے شاندار ماضی کے ورثے کو ہر طرح سے محفوظ کر رہا ہے مملکت سعودیہ العربیہ کی کوششوں سے عالم اسلام کے مخطوطات کو محفوظ کرنے کے لیے ایک وسیع پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ ماضی میں ایران کی طرف سے بھی ایسی کوششیں کی گئی تھیں۔ مائیکروفلمنگ

کمپیوٹر اور دوسرے جدید برقی آلات کے ذریعے عالم اسلام کے کتابی ذخیرے کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کے وجود میں آنے کے ساتھ ہی لائبریریوں کے انتظام کے لیے مرکزی سیکریٹریٹ میں ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۰ء تک کے عرصے میں حکومت پاکستان کی دعوت پر لائبریری سے وابستہ کئی غیر ملکی ماہرین پاکستان آئے۔ انہوں نے مختلف لائبریریاں دیکھیں اور اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ ۱۹۶۲ء اور اس کے بعد کاپی رائٹ ایکٹ کا نفاذ قومی لائبریری کا قیام اور دیگر بہت سے اقدامات سے اب کتب خانے ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ پاکستان میں لائبریری سائنس کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام تقریباً تمام یونیورسٹیوں میں موجود ہے۔ دارالحکومت اسلام آباد اور دوسرے تمام بڑے شہروں میں اعلیٰ اور منظم کتب خانے موجود ہیں جن میں جدید طریقہ کار کے مطابق علوم وفنون کے سرمائے کو جمع کرنے، منظم کرنے اور انہیں بہتر طور پر استعمال میں لانے کی کوششیں برابر جاری ہیں۔ پاکستان لائبریری ایسوسی ایشن کے علاوہ مخصوص کتب خانوں کی انجمن پیسلب (PASLIB) بھی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے۔

انڈونیشیا پاکستان سے تقریباً ایک سال بعد آزاد ہوا۔ آبادی کے لحاظ سے انڈونیشیا دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ اگرچہ بنگلہ دیش کی آبادی کو بھی اب یہ شرف حاصل ہو رہا ہے انڈونیشیا میں کم وبیش ۱۳۳ بڑی لائبریریاں کام کر رہی ہیں۔ ان لائبریریوں کا اپنا ایک مربوط نظام ہے ان لائبریریوں نے باہمی تعاون سے اپنے اثاثوں رسائل وجرائد کی ایک مکمل مجموعی فہرست تیار کی ہے جو اس ملک کے اہم ریفرنس مواد میں سے ہے۔ انڈونیشیا میں بیورو آف (BUREAU OF LIBRARIES) لائبریری کتب خانوں کی ترقی کے لیے کوشاں ہے

بنگلہ دیش ۱۹۷۱ء تک پاکستان کا حصہ رہا۔ دونوں ملکوں کے کتب خانوں کی تاریخ مشترک ہے بنگلہ دیش کے قیام سے قبل سینٹرل لائبریری ڈھاکہ بھی پاکستان کی قومی لائبریری تھی جسے کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت کتابیں اور دوسرا تحریری مواد بھیجا جاتا تھا۔ اس طرح پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں کا مشترکہ تحریری سرمایہ سنٹرل لائبریری ڈھاکہ میں محفوظ ہے۔ بنگلہ دیش کی اہم اور بڑی لائبریریاں ڈھاکہ کے علاوہ باریسال۔ دیناج پور۔ فرید پور اور کشور گنج میں واقع ہیں۔

ایران میں پبلک لائبریری کا قانون ۱۹۶۴ء میں نافذ کیا گیا۔ تہران میں لائبریری سائنس ڈیپارٹمنٹ کا قیام ۱۹۶۶ء میں عمل میں لایا گیا، لائبریری ایسوسی ایشن کا قیام بھی ۱۹۶۶ء میں ہوا۔ ایران کی قومی لائبریری ۱۹۳۷ء میں بنی۔ مخصوص کتب خانے اور بچوں کے لیے علیحدہ لائبریریاں

بھی اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں ایران ڈاک (IRANDOC) قائم کیا گیا تھا۔
مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں مصری لائبریری ایسوسی ایشن پورے انہماک سے لائبریریوں کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن ۱۹۴۶ء میں قائم کی گئی تھی۔ قاہرہ میں لائبریری اور آثار قدیمہ کا محکمہ قاہرہ یونیورسٹی کے تحت کام کر رہا ہے۔ جہاں لائبریری کے مختلف مرحلہ وار تعلیم کا بندوبست موجود ہے۔ مصر کی قومی لائبریری ۱۸۷۰ء میں قائم کی گئی تھی۔ اس قومی لائبریری کا زیادہ تر حصہ عربی اور دیگر مشرقی زبانوں کے مخطوطات پر مشتمل ہے۔ اس لائبریری کے ساتھ موسیقی کی ایک الگ لائبریری بھی موجود ہے۔ پاکستان میں PASTIC کی طرح مصر میں بھی (NIDOC) قومی اطلاعات اور مسودات کے ادارے کے طور پر کام کر رہا ہے۔ مصر کے عجائب خانے بھی ایک قسم کی لائبریریاں ہی ہیں جن میں قدیم تحریروں کے ذخیرے محفوظ ہیں۔
مملکتِ سعودیہ العربیہ میں قومی لائبریری کا قیام ریاض میں ۱۳۸۲ھ ہجری (۱۹۶۲ء) میں عمل میں آیا۔ یہ لائبریری اب براہ راست وزارتِ تعلیم کے تحت کام کر رہی ہے۔ قومی لائبریری اپنی کارکردگی کی جامع رپورٹ ایک بلیٹن میں ہر تین ماہ بعد شائع کرتی ہے۔ لائبریری کا ابھی تک کوئی مربوط نظام موجود نہیں لیکن کتابیاتی مواد کا حصول زیادہ تر جنرل ڈائریکٹوریٹ آف لائبریری کرتی ہے
جدید عالم اسلام ایک متحدہ بلاک ہے۔ جو بہت سے اہم میدانوں میں تعاون و اشتراک سے کام کر رہا ہے۔ لیکن کتب خانوں کے ضمن میں ابھی تک کوئی خاص جامع منصوبہ پیش نہیں کیا گیا۔ جس کی اشد ضرورت ہے سب سے زیادہ ضرورت عالم اسلام کے عام تحریری مواد کی ایک یونیورسل اسلامک ببلیوگرافی کے مرتب کرنے کا ہے ممکن ہے یہ خواب آئندہ چند برسوں میں شرمندہ تعبیر ہو۔ پندرہویں صدی ہجری کی تقریبات کے سلسلے میں پاکستان میں منعقدہ اسلامی دنیا کی کتابوں کی نمائش اس سلسلے میں ایک اہم قدم تھا۔

حوالہ جات

CHANDLAR GO LIBRARIES IN THE EAST LANDON SEMINOR PRESS, 1971

RUSSELL BERTNAND "REFLECTIUNS ON THE RE-AWAHE-NING EAST.

QASMI ABDEESS SU DR, LIBRORIES IN THE EARLY ISLAMIC WOXLOL "JOURNOL OF THE UNIVRSIT

(بقیہ صہ۲۱ پر)